

دوا اور ادویہ سازی کی شرعی حیثیت

The Shariah Statutes of Medicine and pharmaceuticals

Syed Muhammad Usman Ghani^[1]

Hafza Gull Nasheen²

Abstract:

This article deals with the medicine and its legal status in the Shariah. The Shari'ah of Islam has always advocated the acquisition of such knowledge through knowledge which is based on evidence and evil. This is what is meant for man to acquire knowledge and art by which the whole of humanity can benefit, protect his health and get rid of all kinds of diseases. Diseases can be cured through treatment.

Key words: Medicine, Shariah, Pharmaceutical process, Pharmacists, Islamic history

تمہید:

ادویہ سازی کے کیا مراحل ہیں، جن مواد سے ادویہ سازی کی جاتی ہے ان کے بارے میں شرعی اور قانونی احکام کیا ہیں، ادویہ ساز کی کیا شرط و طریق ہیں، اس پیپر میں ان شا اللہ انہی چیزوں کو پیش کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ ان احکامات کو بیان کرنے میں ہر قسم کی غلطی سے محفوظ فرمائے، آمین۔

مرض کا شرعی مفہوم

عربی زبان میں بیماری کو الداء کہتے ہیں جس کا لغوی معنی ہے بیماری اور اسکی جمیع ادواء آتی ہے۔ الداء ایسا اسم ہے جو ہر قسم کی ظاہری اور باطنی مرض اور عیوب کو شامل ہے۔ چنانچہ بخیل کو بھی سخت قسم کی بیماری شمار کیا گیا ہے۔³ اور ہر وہ علت، نفاق اور کسی معاملے میں کسی کو تاثی جو اعتدال اور تندرستی کی حالت سے نکل جائے اسے مرض کہتے ہیں۔⁴

قدیم فقهاء میں سے ابو بکر الرازی مرض کی اصطلاحی تعریف میں رقطراز ہیں کہ اُن لا يقدر العضو على فعله الذي يخصه البتة، اُو يقدر عليه قدرة ضعيفة، اُو يكون موجعا، وَإِنْ كَانَ يَفْعُلُ فَعْلَه⁵ (انسانی جسم کا کوئی عضوا پہنچا کرنے کی قدرت نہ رکھے، یا

^[1] PhD Scholar Department: Institute of Islamic Thought and Civilization (ISTAC) International Islamic University Malaysia (IIUM), Email: syedusmangillani007@gmail.com

^[2] PhD Scholar, Bahauddin Zakaria University Multan, Email: gullnasheen@gmail.com 03052032230

^[3] ابن منظور، ابو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم، لسان العرب، ج 1 ص 79، ناشر: دار صادر، طبعہ اولی

^[4] لمجہ الوسیط، ج 2 ص 870، مجمع اللغة العربية بالقاهرة، الناشر: دار الدعوة

اس پر بہت کم قدرت ہو یا اگرچہ وہ کام کر رہا ہو مگر تکلیف کے ساتھ، اور امام نووی رقطرازیں قد علم ان الاطباء بقولون المرض ہو خروج الجسم عن الجری الطبيعي والمداواة دھلیہ⁶ (میڈیکل ڈاکٹرز کے ہاں مرش سے مراد یہ ہے کہ جسم کا اپنی طبعی حالت سے نکل جانا اور علاج معالجہ سے اسے اپنی اصلی حالت کی طرف لا جاتا ہے)۔

دواء کا شرعی مفہوم

دواء کا لفظ باب مفافعہ سے داؤسہ کا مصدر ہے اور اس کی جمع داویۃ آتی ہے اور یہ علاج معالجہ کے معنی میں آتا ہے⁷۔ علاج معالجہ کی اصطلاحی تعریف میں ڈاکٹر عبدالطیف الحسینی رقطرازیں کہ بانہہ مجموعۃ الاعمال التی یتخدھا الطیب للتخفیف عن المريض ولحمایته من المرض⁸ (ہر وہ کام جو میڈیکل ڈاکٹر یعنی تخفیف کرتے ہوئے اور اس کی بیماری سے حفاظت کرنے کے لیے استعمال کرے اس کو داؤسی / علاج معالجہ کہتے ہیں) بعض حضرات نے یہ تعریف کی ہے کہ اسی مادہ مباحہ اور سبب شرعی یستخدم فی تشخیص او معالجة الأدواء الالی تحل الإنسان او تخفیفها او الوقایة منها⁹ (کوئی مباح اور جائز مادہ یا شرعی سبب جس کو کسی مرض کی تشخیص یا بیماریوں کے علاج معالجہ کے لیے، جو انسان کو لاثق ہو جاتی ہیں، یا ان میں تخفیف کے لیے یا ان سے بچنے کے لیے استعمال کیا جائے اس کو دوائے کہتے ہیں)۔

چنانچہ مرض اور داؤسی کی ان تعریفات کو مدنظر رکھ کر بیوں کہا جاسکتا ہے کہ انسانی جسم کے اعضاء کے جو خاص و ظائف اور کام ہیں ان کا کسی سبب کی وجہ سے صحیح انداز میں سرانجام نہ ہونے کو مرض جبکہ اس کام کو صحیح انداز میں سرانجام دینے کی غرض سے جو بھی کام یا کیمیائی مواد استعمال کیا جائے اسے علاج / دوائے کہتے ہیں۔

علاج معالجہ کی مشروعتیت

شریعت اسلامیہ نے ہمیشہ ایسے علم نافع کی معرفت حاصل کرنے کی ترغیب دلائی ہے جس کی بنیاد دلائل اور برائیں پر ہو۔ اسی اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ انسان ایسا علم اور فن حاصل کرے جس سے پوری انسانیت فائدہ حاصل کرتے ہوئے اپنی صحت کی حفاظت کرے اور تمام قسم کی بیماریوں سے نجات حاصل کر سکے۔ اور بیماریوں سے علاج کے ذریعے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ جمہور فقهاء¹⁰ نے علاج معالجہ کی مشروعتیت پر مندرجہ ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے:

[5] حسن بن احمد بن حسن، احکام الادویۃ فی الشریعۃ الاسلامیۃ الدکتور، 1421ھ ص 17

[6] امام نووی، یحییٰ بن شرف، ناشر: دارالریان للتراث، طبعہ اولی 1407ھ شرح نووی علی صحیح مسلم ج 14 ص 192

[7] مختار الصحاح، مادة (د-و-ی) ج 6 ص 293؛ لسان العرب، مادة (د-و-ی) ج 14 ص 276۔

[8] قیس بن محمد آل شیخ مبارک، التداوی، المسؤلیۃ الطبیۃ الاسلامیۃ ص 157

[9] حسن بن احمد بن حسن، احکام الادویۃ فی الشریعۃ الاسلامیۃ ص 138

[10] الہدایہ ج 4 ص 433؛ التمییز ج 5 ص 273؛ نووی، یحییٰ بن شرف، الجموع شرح المہذب، ج 1 ص 98؛ ناشر: مکتبۃ الارشاد، جده؛ الانصار ج 2 ص 463

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ثمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ النَّمَرَتِ فَلَسْلَكَيْ سَلْ رَبَكَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْ بَطْوَنَهُ لَا شَوَّابٌ فَخَفْلٌ أَلْمَ اَللَّهُ فِيهِ شَفَاءٌ لِّلَّذِنَ الْأَنْجَلَانَ إِنَّ فِي كُلِّ لَا يَهُوَ مِنْ يَنْهَا كُرَونَ¹¹ (پھر تو کھاہر قسم کے پھلوں سے (اور ان کے رسچوس)، پھر چل نکل اپنے رب کی ہموار کردہ راہوں پر (سواس کے نتیجے میں) اس کے پیٹ سے پینے کی ایک ایسی (عظیم الشان) چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اور اس میں شفاء ہے لوگوں کے لیے، بلاشبہ اس میں بڑی بھاری نشانی ہے ان لوگوں کے لیے جو غور فکر سے کام لیتے ہیں)۔ تو یہ آیت واضح طور پر دوائی پر کر علاج کروانے کے جواز پر دلالت کر رہی ہے۔¹²

2- فرمان نبوی ﷺ ہے: عن أسامة بن شريك، قال: أتىت النبي ﷺ وأصحابه كأنماعلى رؤسهم الطير، فسلت ثم قعدت فجاء الأعراب من هاهنا وها هنا، فقالوا: يا رسول الله، أنتداوى؟ فقال: تداوا وافئ الله عزوجل لم يضع داء إلا وضع له دواء، غير داء واحد الحرم¹³ (اسامة بن شریک فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ صحابہ کرام اس طرح خاموش بیٹھے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں پس میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا اچانک ادھر ادھر سے دیہاتی آنا شروع ہو گئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ! کیا ہم علاج معالجہ کیا کریں؟ فرمایا کہ علاج معالجہ کیا کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں رکھی مگر یہ کہ اس کا علاج بھی رکھا ہے سوائے ایک بیماری کے (یعنی بڑھاپا) جس کا کوئی علاج نہیں۔) یہ حدیث بھی اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ طبی معالجہ کروانا اور علاج معالجہ کروانا درست اور جائز ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں ہے۔

3- اسی طرح فرمان نبوی ﷺ ہے: عن جابر، قال: رمى سعد بن معاذ فى أكحله، قال: فحسمه النبي ﷺ بممشقص، ثم ورمت فحسمه الثانية¹⁴ (حضرت جابر رضي اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضي اللہ عنہ کے بازو کی رگ میں تیر لگا تو نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ تیر کے پھل سے اس کو داغا پھر ان کا ہاتھ سوچ گیا تو آپ ﷺ نے اسے دوبارہ دا غا۔

4- اسی طرح یہ فرمان نبوی ﷺ ہے: عن جابر قال بعث رسول الله ﷺ إلى أبي بن كعب طيباً فقطع منه عرقاً ثم كواه عليه¹⁵ (حضرت جابر رضي اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضي اللہ عنہ کے پاس ایک طبیب بھیجا جس نے ان کی ایک رگ کاٹ دی پھر اس کو داغ دیا۔) تو ان دونوں احادیث میں نبی کریم ﷺ نے طبیب کو اس لیے بھیجا تاکہ وہ مریض کی رگ کاٹ کر اس کو داغ دے۔ اور یہ علاج کی ایک قسم ہے۔

[11] انخل، 16: 69.

[12] قرطبي، ابو عبد الله محمد بن احمد، الجامع الأحكام القرآن، ج 10 ص 138، ناشر: دارالشعب

[13] مجتباني، ابو داود سليمان بن اشتث، سنن ابو داود، کتاب الطب، باب في الرجيمه، اولی، رقم 3855، ناشر: دارالحدیث، حمص؛ سنن ترمذی، کتاب الطب، باب ما جاء في الداء و اعنة عليه، رقم 2038.

[14] نیسا بوری، ابو الحسین مسلم بن جاجح، صحیح مسلم، کتاب السلام، باب لكل داء دواء واستحباب التداوى، حدیث نمبر 2207، ناشر: دار لكتب العلیی، طبعہ اولی 1418ھ

[15] نیسا بوری، ابو الحسین مسلم بن جاجح، صحیح مسلم، کتاب السلام، باب لكل داء دواء واستحباب التداوى، حدیث نمبر 2208

دوائی ساز کی شرائط

دواسازی کا عمل اتنا آسان نہیں ہے جس طرح سے اسے سمجھ لیا گیا بلکہ یہ ایک ایسا عمل ہے کہ اگر دوائی بنانے والا آدمی دوائی بناتے وقت کچھ چیزوں کا اہتمام نہ کرے تو مریض کے لیے وہی دوائی جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے۔ چنانچہ دوائی بنانے والے انسان میں مندرجہ ذیل مہارتوں کا پایا جانا نہایت ضروری ہے:

نمبر 1: دوائی ساز کے لیے اپنے پیشے کے بارے میں مکمل علم رکھنا، اس کی معرفت رکھنا بہت ضروری ہے۔

یہ امر اس لئے ضروری ہے کہ ادویہ کی ترکیب، اس کا تجربہ اور اس کو مطلوبہ طریقے کے مطابق استعمال کرنے کی قدرت سے اس دوائی کو مفید بنایا جاسکتا ہے اور اس مہارت کا وجود دو چیزوں سے ظاہر ہو گا۔

- کہ دوائی بنانے کی کیفیت، ترکیب سے واقفیت۔

- مطلوبہ طریقے کے مطابق اپر عمل کرنے کی قدرت۔ اگر وہ آدمی مہارت سے عاری ہو تو اس پر ادویہ سازی کی شرعی طور پر پابندی لگادی جائے گی۔ اور جہالت کی حالت میں اس کا ایسا عمل معتدی / زیادتی کرنے والے کے متراون ہو گا¹⁶

- چنانچہ حضرت زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ أَنْ رَجَلًا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ أَصَابَهُ جَرْحٌ، فَاحْتَقَنَ الْجَرْحُ الدَّمَ—
وَأَنَّ الرَّسُولَ دَعَ عَلَى الْجَلِيلِ مِنْ بَنِي أَنْمَارٍ فَقَالَ: أَيْكُمَا أَطْبَ؟ فَقَالَا: أَوْفِي الْطَّبَ خَيْرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ أَنْزَلَ

الدُّوَاءَ أَنْزَلَ الْأَدْوَاءَ¹⁷ (ایک آدمی کو بنی کریم ﷺ کے زمانے میں زخم پہنچا جس سے اس کا خون پھوٹ پڑا تو بنی کریم ﷺ نے بنی انصار کے دو آدمیوں کو بلا یا اور پوچھا کہ آپ دونوں میں سے علم طب کون زیادہ صحیح جانتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا علم طب اچھا کام ہے؟ تو پک نے فرمایا کہ جس ذات نے مرض اتاری ہے اسی نے اس کا علاج بھی نازل کیا ہے) تو اس حدیث سے بھی پتہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی فن یا علم میں مہارت رکھنے والے آدمی سے مدد لینی چاہے، کیونکہ اسی مہارت کے ذریعے آدمی کسی کام میں درستی حاصل کر سکتا ہے۔ لہذا دوائی ساز کا اپنے فن میں ماہر ہونا بہت ضروری ہے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ مسلسل نئی تحقیقات کا مطالعہ کر تا رہے کیونکہ ان تحقیقات میں آئے روز نئی بیماریوں کے علاج اور ادویہ سامنے آتی ہیں جو کسی بھی مریض کے علاج کے لیے مفید ہو سکتی ہے۔

نمبر 2۔ سچائی اور امانت سے کام کرنا

دوائی ساز کے لیے امین اور سچا ہونا بہت ضروری ہے۔ ادویہ سازی کے کام میں امانت اور سچائی کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو دھوکہ دینے، خیانت کرنے، ملاوٹ کرنے اور جھوٹ سے کام نہ لے۔ کیونکہ یہ کام اس پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح دوسروں پر حرام ہیں۔ بلکہ اس شعبے میں ان کاموں کی وعید بڑھ جاتی ہے کیونکہ ادویہ سازی کے کام میں ملاوٹ اور جھوٹ

[16] محمد بن محمد بن مختار، احکام الجراح الطیبیہ والآثار المحمدیۃ، علیہا، ص 116-112، ناشر: مکتبۃ الصحابة، طبعہ ثانیۃ 1994

[17] امام مالک بن انس بن مالک بن عامر الاصحیحی المدقی، موطا امام مالک، کتاب الجامع، باب تعالیٰ امریض، حدیث نمبر 3474، ناشر: دار احیا التراث اعری، طبعہ 1406ھ

سازی سے کام لینے کی وجہ سے بہت خطرناک نقصان مریض کو لاحق ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اس کی ممکنہ صورتوں میں سے یہ ہے کہ کوئی کمپنی کسی نئی دوائی کے بنانے کا اعلان کرے جبکہ حقیقت میں وہ کمپنی نئی دوائی تیار نہ کرے۔ اور اس سے اس کا مقصد صرف تجارتی اکتساب کے علاوہ اور کچھ نہ ہو۔ اسی طرح کسی دوائی میں بغیر ضروت کے الکھل اور خزیر کے اجزاء کے جیسے حرام مواد داخل کر دینا۔¹⁸

نمبر 3۔ ادویہ سازی سے متعلقہ ضروری احکام سے واقفیت حاصل کرنا

ادویہ سازی کے عمل میں شبہات اور محربات سے بچنے کے لیے دوائی ساز پر ضروری ہے کہ ادویہ سے متعلقہ شرعی احکام و ضوابط کو جانتا ہو۔ ادویہ سازی سے تعلق رکھنے والے شرعی احکامات کو جانا واجب حسن یہ ہے۔ کیونکہ ادویہ کو شبہات اور محربات سے بچنا واجب ہے اس واجب کو شرعی احکام جانے بغیر حاصل نہیں کیا جاسکتا ہے لہذا مالا یتم الواجب الا به فهو واجب کے تحت شرعی احکامات کا جانا بہت ضروری ہے۔¹⁹ چنانچہ حضرت عمرؓ کا یہ قول لا بیع فی سوقنا إلا من قد تفقه في الدين²⁰ (کہ ہمارے بازار / مارکیٹ کوئی آدمی خرید و فروخت نہیں کر سکتا تو اسے اس آدمی کے جو دین میں فقیہ ہو) جب مالی معاملات میں شرعی احکامات کی معرفت حاصل کرنا لازمی قرار دیا جا رہا ہے تو جان، بدن اور عزت کی حفاظت کرنا معاملات سے کئی گناہ زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ لہذا تمام فنون سے متعلقہ شرعی احکامات کا جانا بہت ضروری ہے تاکہ شریعت کی خلاف ورزی سے بچا جاسکے۔

ادویہ سازی کے ذرائع

اس ترقی یافتہ دور میں، سائنس اور ٹکنالوجی نے جہاں دوسرے شعبوں میں انقلاب برپا کیا ہے وہاں میڈیکل کے شعبے میں بھی بہت زیادہ بہتری (Improvement)، ترقی (Advancement) اور تبدیلیاں (Changings) رونما ہوئی ہیں۔ چنانچہ جس طرح نئی بیماریوں کے مختلف اور پر اثر علاجات کو دریافت (Discover) کیا جا رہا ہے، اسی طرح ان میں استعمال ہونے والی وہ ادویہ جن کو پہلے مختلف جڑی بوٹیوں کی مدد سے بنایا جاتا تھا ب ان کو مختلف مواد سے ایجاد (Invent) کیا جا رہا ہے۔ تو جس مواد سے ادویہ سازی کا کام کیا جا رہا ہے یا تو وہ حلal اور جائز ہیں یا حرام۔ اور حرام مواد میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ جن کی اصلی حالت (حمرت) کو کسی دوسری حالت (حلت) میں تبدیل کیا جاسکتا ہو۔ تو اس لحاظ سے وہ مواد / ذرائع جن سے دوائیاں بنائی جا رہی ہیں ان کی مندرجہ ذیل مختلف اقسام ہیں:

- 1۔ ایسے ذرائع جو مباح اور جائز ہیں اور دوائی بنانے کے بعد وہ اپنی اصلی حالت پر برقرار رہیں۔
- 2۔ ایسے ذرائع جو حرام اور ناجائز ہیں اور ان کو دوائی بنانے کے بعد اپنی اصلی حالت میں محفوظ کیا جاسکے۔
- 3۔ ایسے مواد / ذرائع جو حرام / ناجائز ہوں اور دوائی بنانے کے بعد ان کا حکم تبدیل ہو جائے۔

[18] حسن بن احمد بن حسن، احکام الادویۃ فی الشریعۃ الاسلامیۃ ص 157

[19] قیس بن محمد آل شیخ مبارک، التداوی والمسؤولية الطبية فی الشریعۃ الاسلامیۃ ص 194، ناشر: موسیہ الریان، طبعی ثانیہ 1418ھ

[20] سنن ترمذی، کتاب الصلوٰۃ، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ، حدیث نمبر 487، ناشر: دارکتب العلمی، بیروت

پہلی قسم: مباح اور جائز موارد سے ادویہ سازی کا حکم

یہ بات یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ شرعی طور پر علاج معالجہ میں جائز اور درست طریقہ علاج اور اس میں استعمال ہونے والی ایسی ادویہ جو حلال اور جائز ذرائع سے بنی ہوں کا انتخاب از حد ضروری ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ فَتَدَاوِوا، وَلَا تَتَدَاوِوا بِحَرَامٍ²¹ (بے شک اللہ تعالیٰ نے مرض اور دوائی کو پیدا کیا ہے چنانچہ تم علاج معالجہ کا اہتمام کیا کر، لیکن حرام چیز سے علاج معالجہ سے بچو۔)

ان احادیث کو مد نظر رکھتے ہوئے زمین کے ذرات، درختوں اور ایسی جڑی بوٹیوں سے بنی ہوئی دوائیوں سے علاج معالجہ کرنا درست ہے جن کی حرمت کی دلیل نہ پائی جائے کیونکہ وہ حرام نہیں ہیں۔ جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ الرحمٰن فی الرحمٰن ان الاصل فی جمیع الاعیان الموجودة علی اختلاف اصنافها و تباين اوصافها ان تكون حلالاً مطلقاً، و ان تكون طاهرة لا يحرم عليهم ملابستها و مباشرتها، ومماستها و حذه کلمة جامعۃ و مقالۃ عامۃ و قضیۃ فاضلة عظیم المنفعۃ واسع البر کہ یفزع الیها حملة الشریعة فیما لا يحصل من الاعمال و حوادث الناس۔²² (پس یہ بات جان لو کہ تمام موجودہ اعیان / دادی اشیاء اپنی مختلف اقسام اور اوصاف کا استعمال کرنا حلال ہے اور یہ پاکیزہ ہیں جن کو چھونا اور ہاتھ لگانا حرام نہیں ہے اور یہ ایک جامع کلمہ ایک عمومی بات اور فضیلت والا معاملہ ہے جو کہ برکت اور معمصی سے مالا مال ہے جس کی طرف شریعت پر عمل کرنے والے غیر محدود کاموں اور معاملات میں بھاگ کر جاتے ہیں)۔

چنانچہ کہہ ارض پر موجود تمام ایسی چیزیں جو انسان کے لئے فائدے کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں اور ان کی حرمت کی کوئی دلیل نہیں ہے اس سے علاج معالجہ کرنا درست ہے اس میں تمام تمام ذرائع مثلاً مائع (Liquid) جامد (Solid) اور شعاعوں کے ذریعے ہونے والے علاج شامل ہیں۔ سعودی عرب کے سابقہ مایہ ناز عالم اور مفتی کاظمی بھی موجود ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے: يجوز التداوى اتفاقاً، وللمسلم ان يذهب الى دكتور امراض باطنية او جراحية او عصبية او روح ذلك، ليشخص له مرضه ويعالجه بما يناسب له من الادوية المباحة شرعاً حسبما يعرف في علم الطب، لأن ذلك من باب الاخذ بالسباب العادي المباحة ولا ينافي التوكيل على الله سبحانه وتعالى۔²³

(اور علاج معالجہ کرنا بالاتفاق جائز ہے اور ایک مسلمان کیلئے جائز ہے کہ وہ باطنی، جلدی، عصبی یا کسی بھی بیماری کی حالت میں میڈیکل ڈاکٹر کے پاس معائنہ کیلئے جائے تاکہ وہ اس کی مرض کی تشخیص کر کے اس کے علاج کیلئے اپنی طبی علم کے مطابق موزوں اور شرعی طور پر مباح ادویہ مقرر کرے کیونکہ یہ اسباب کو اختیار کرنے کا ایک پہلو ہے اور اس سے اللہ پر توکل کرنے کی خلاف ورزی نہیں ہوتی)۔

مذکورہ بالاحادیث اور فقہاء کے اقوال ذکر کرنے سے واضح ہوا کہ ایسے ذرائع جو انسانی جان کیلئے مفید ہیں اور ان کی حرمت پر کوئی دلیل نہیں ہے ان سے ادویہ سازی کی جا سکتی ہے اور شرعاً ایسی ادویہ کا استعمال کرنا درست ہے ان میں کسی قسم کی کوئی قباحت نہیں ہے۔

[21] ابیثی، مجمع الزوائد، قال رواه الطبراني و قال رواه الطبراني و قال رواه الطبراني و حسن البصري في الباب في المباحة 174 ص 4

[22] ابن تیمیہ، مجموع الفتاوی، ج 21 ص 535

[23] عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز، مجموع فتاوی و مقالات متعدد، ابن باز ج 8 ص 160، طبعہ رابعہ، رئاستہ ادارۃ البحوث العجمیۃ والفتا

دوسرا قسم: حرام اور ناجائز درائج (جن کی حرمت کی خاصیت ادویہ سازی کے بعد بھی برقرار رہے) سے تiar شدہ دوائیوں کے بنانے اور استعمال کا حکم

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ میڈیکل کے شعبہ میں سائنسی ترقی نے تجربات اور تحقیق کی روشنی میں بعض ایسی ادویات تیار کر دی ہیں جو صرف نشہ آور جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض کو مختلف امراض کے علاج کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض دوسری ادویات کو شدید تکالیف سے آام حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ سوال یہ کہ ایسی ادویات تیار کرنے کا کیا حکم ہے؟ اس سوال کا جواب قدرے تفصیلی ہے کیونکہ وہ نشہ آور چیزیں اور حرام ذرائع جن سے ایسی ادویات بنائی جاتی ہیں وہ بہت زیادہ ہیں۔ چنانچہ ایسی ادویہ جن کو شراب سے بنایا جاتا ہے اور وہ ادویہ جن کو شراب کے علاوہ دوسرے حرام ذرائع سے بنایا جاتا ہے ان سے علاج معالجہ کرانے کے حوالے سے علماء نے فرق کیا ہے، جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

شراب یا شراب سے بنی ادویہ سے علاج کا حکم

جمہور علمانے شراب (شراب سے بنی ادویہ) سے علاج کروانے کو حرام قرار دیا ہے²⁴ اور موقف کی تبلیغی میں یہ فرمان نبوی ﷺ پیش کیا ہے: ان طارق بن سوید الجعفی، سأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ، فَهَاهُ أَوْ كَرَهُ أَنْ يَصْنَعَهَا، فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاعٍ، وَلَكِنَّهُ دَاءٌ²⁵ (حضرت طارق بن سوید جعفی نے نبی ﷺ سے شراب کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا آپ ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا کہ شراب کا کچھ بنایا جائے حضرت طارق نے عرض کیا کہ میں شراب کو دوکے لئے بناتا ہوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ دو انہیں بلکہ بیماری ہے۔)

امام نووی²⁶ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ فیه التصریح بانهالیست بدوابع، فیحرم الشدواى بھا²⁷ (اس حدیث اس بات کی صراحت ہے کہ شراب دوائی نہیں ہے بلکہ یہ بیماری ہے)۔ اور ڈاکٹر محمد البار قم طراز ہیں کہ فقد کانویز عمون الی عهد قریب ان للخمر فوائد طبیة، ثم تقدمت الاكتشافات العلمية وبطلت تلك المزاعم، وتبين انها اوهام، وان كلام الصادق المصدوق هو الحق الذى لا ريب فيه ولا التباس²⁸ (زمانہ قریب کے بعض لوگوں کا یہ دعوی تھا کہ شراب کے کچھ فوائد ہیں، لیکن سائنسی اور علمی مجزات کی بدولت معلوم ہوا ہے کہ ایسے سارے گمان جھوٹے تھے اور یہ بھی واضح ہوا ہے کہ ایسے تمام دعوے شکوک و شبہات ہی تھے جن کی کوئی حقیقت نہیں تھی، اور یہ کہ بیمارے پسے نبی ﷺ کا کلام ہی برحق ہے جس میں کسی قسم کا کوئی شک اور التباس نہیں ہے)۔ فقہا کے ان اقوال سے معلوم ہوا کہ شراب سے ادویہ سازی کرنا اور علاج معالجہ کرنا حرام ہے۔

[24] شَهَابُ الدِّينِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِدِرِيسِ الْقَرَافِيِّ، الْذِخِيرَةُ، تَحْقِيقُ: مُحَمَّدُ حَسَنِ النَّاثِرُ: دَارُ الْغَرْبِ، بَيْرُوتُ، لَبَّانُ، سَنَةُ النَّسْرِ 1994م، ج 12، ص 202؛ الْجُمُوعُ، ج 9 ص 55؛ الْمُغْنِي، ج 13 ص 343۔

[25] نیسا یاور، ابو الحسین مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب ترجمۃ التداوی یا لغہ، حدیث نمبر 1984، ناشر دار اکتب العلمی، طبع اولی 1418ھ

[26] امام نووی، میکی بن شرف، ناشر: دار الریان للتراث، طبع اولی 1407ھ شرح نووی علی صحیح مسلم، ج 13 ص 153

[27] البار، ڈاکٹر محمد علی دا، المیر بین الطبل وافقہ ص 35، ناشر: طبعہ الدار سعودیہ للنشر والتوزیع، جدہ، طبعہ سابعہ 1406ھ

شراب کے علاوہ نشہ آور زدائع سے ادویہ سازی اور ان سے علاج کا حکم

شراب کے علاوہ نشہ آور چیزوں سے ادویہ بنانا اور ان سے علاج کرنا فقهاء کے ہاں کچھ ضوابط کو مد نظر رکھتے ہوئے جائز ہے؛ کیونکہ ایسی صورت میں اگر ان شراب کے علاوہ نشہ آور چیزوں سے بنی ہوئی ادویہ سے علاج نہ کیا گی تو ایسی ادویہ کو استعمال کرنے کے نقصان سے زیادہ بڑا نقصان واقع ہو سکتا ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل فقہی قاعدے کے تحت اذاتعارض مفسداتان رو عی اعظمهمماضررا بار تکاب اخفهمما²⁸ بڑے نقصان سے بچنے کے لیے چھوٹے نقصان کا ارتکاب کیا جائے گا۔ اور مندرجہ ذیل آیات اس بات کی تبلیغ کرتی ہیں:

اللَّهُ تَعَالَى كَفْرَمَ بِهِ: إِنَّمَا حَرَمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَقُولُ الْمَهْلَكُ لَحْمُ الْمُخْتَرِبِرُوْ مَا أَهْلَ بِهِ لَغَيْرِ اللَّهِ فَمَنْ هُنْسُطَرَ غَيْرَ تَاغِوْلًا عَادِلًا آثَمَ عَلَيْهِ
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ²⁹ (سوائے اس کے نہیں کہ اس نے تم پر تمہارے ہی بھلے کے لیے حرام فرمایا ہے مردار، خون، اور خنزیر کے گوشت کو اور ہر ایسی چیز کو جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو اور اسے اس سے نامزد کیا گیا ہو پھر اس میں بھی اتنی چھوٹ ہے کہ جو کوئی لاچار ہو جائے اور اس بناء پر وہ ان میں سے کچھ کھالے بشرط کہ نہ تو وہ لذت کا طالب ہو اور نہ ہی حد ضرورت سے تجاوز کرنے تو ایسے شخص پر کوئی گناہ نہیں بینک اللہ بڑا بخششے والا نہیت ہی مہربان ہے)۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کافرمان ہے: وَ مَا الْكُمْ لَا تَأْكُلُ امْمَةً مَّا ذَكَرَ لِسُمُّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ قَاهِلَ لَكُمْ مَا حَرَمَ عَلَيْكُمْ لَا مَا هُنْسُطُرُنَّ ثُمَّ إِلَيْهِ وَانَّ
كَثِيرَ الظَّالِمُونَ بِالْأَفْوَىٰ إِلَيْهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنْ يَكْفَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمَعْدَنِينَ³⁰ (اور آخر کیا وجہ ہے کہ تم ایسے جانور میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان سب جانوروں کی تفصیل بتا دی ہے جن کو تم پر حرام کیا ہے مگر وہ بھی جب تمہیں سخت ضرورت پڑ جائے تو حلال ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ بہت سے آدمی اپنے خیالات پر بلا کسی سند کے گمراہ کرتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ حد سے نکل جانے والوں کو خوب جانتا ہے)۔ چنانچہ ان آیات سے واضح معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مجبور اور ناچار آدمی کے لیے حرام چیزوں کا استعمال کرنا جائز قرار دیا ہے، اور مریض بھی مضطراً اور مجبور انسان ہے۔

فقہاء اور علمانے بھی مذکورہ بالا آیات سے اخظر اری حالت میں حرام چیز کے کھانے کے جواز کو بیان کیا ہے۔ چنانچہ ابن قدامہ³¹ رقطراز ہیں کہ اجمع العلماء علی تحریم المیتۃ حالة الاختیار، و علی اباحة الاكل منها في الاضطرار و كذلك سائر الحرمات³² (فقہاء اور علماء کا اختیاری حالت / عام حالات میں مردار کے کھانے کے حرام ہونے پر اجماع ہے جبکہ اخظر اری حالت میں اس سے کھانا جائز ہے، اسی طرح باقی تمام حرام چیزوں کے استعمال کا حکم ہے)۔ اسی طرح ابن فرھون رقطراز ہیں کہ والظاهر جواز ماسقی من المرقد³³ لقع عضو و نحوه، لأن ضرر المرقد مامون و ضرر العضو غير مامون³⁴ (کسی عضو کو کاٹنے کی غرض

[28] رقا، مصطفیٰ، شرح القواعد الفقهیہ، رقم القاعدة 27، ص 201

[29] بقرۃ: 2: 173

[30] الانعام: 6: 119

[31] ابن حزم، ملکی، ج 1 ص 175

[32] ابن قدامہ، المغنى، ج 13 ص 300

[33] خواب آوردہ، ابو الفضل عبد الحق بن بلیاء اوی، مصبار اللغات، بادقر-ق۔ ص 290

سے کسی خواب آور / نشہ آور دوائی کا استعمال کرنا جائز ہے، کیونکہ ایسی دوائی کے نقصان سے تو بچا جاسکتا ہے جبکہ اس عضو کی نقصان سے نہیں بچا جاسکتا، اور اسی طرح امام نوی³⁵ نے بیان کیا ہے کہ یہ جو شرب الدواء المزيل للعقل للحاجة³⁵ (عقل کو رزال کرنے والی (نشہ آور) دوائی کو ضرورت اور حاجت کی بنابر اسکے نفع کا استعمال کرنا جائز ہے) اسی طرح ابن رجب رقطراز ہیں کہ ماہیزیل العقل ویسکرولالذہفیہ ولا طرب كالبینج ونحوه فقال اصحابنا: ان تناوله لحاجة التداوى به و كان الغالب منه السلامۃ جاز³⁶ (جو چیز عقل کو رزال کر دے اور اس پر پر دھڑال دے، نہ اس میں لذت ہو اور تری ہو، جیسے بھنگ وغیرہ اور ایسی چیز کے استعمال سے غالب گمان یہی ہو کہ اس سے سلامتی / شفافی جائے گی تو اس کو ضرورت اور حاجت کی صورت میں استعمال کرنا جائز ہے)۔

فہقاہ کے ان اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر میڈیلکل ڈاکٹر شراب کے علاوہ نشہ آور چیزوں سے بنی ہوئی ادویہ سے علاج کرنے کی طرف مجبور ہو جائے جو کہ علاج کے لیے موزوں بھی ہوں، اور اس کے علاوہ کوئی شرعی تبادل بھی موجود نہ ہو تو اس کے لیے ایسی ادویہ سے اتنی مقدار سے علاج کرنا جائز ہے جس سے مرض ختم ہو جائے اور علاج مکمل ہو جائے۔ سعودی عرب کی دائیٰ کمیٹی برائے فتاویٰ سے جب پوچھا گیا کہ نشہ آور ادویہ کا استعمال ضرورت اور حاجت کے وقت کیا ہے؟ تو کمیٹی نے مندرجہ ذیل فیصلہ دیا: إذا لم يعرف مواد أخرى مباحة تستعمل الألم عند المريض سوى هاتين المادتين جاز استعمال كل منهما لتخفيف الألم عند الضرورة، وهذا مالم يترتب على استعمالهما ضرر أشد أو مساو كإدمان استعمالهما³⁷ (جب مریض کی مرض کی تخفیف کے لیے ان مواد کے علاوہ کوئی اور مباح مواد نہ ہو تو ضرورت کے وقت ان کا استعمال جائز ہے اور یہ اس وقت جائز ہے جبکہ اس کے مسلسل استعمال سے اس پر اس سے شدید یا اس جیسا نقصان مرتب نہ ہو)۔

تیسرا قسم: ایسے مواد / ذرائع حرام / ناجائز ہوں اور دوائی بنانے کے بعد ان کی اصلی حالت بدل جائے، ایسے مواد کے استعمال کا حکم

بعض ایسے حرام مواد ہیں جن کی خاصیت تبدیل ہو جاتی ہے اور وہ کسی اور مواد سے تبدیل ہو جاتے ہیں، ایسے مواد سے ادویہ سازی کا کیا حکم جاننے سے پہلے مواد کی جو حالت تبدیل ہو رہی ہے اس کو جانا بہت ضروری ہے کہ آیا وہ کس قسم کے مواد سے تبدیل ہو رہا ہے۔ اور اس تبدیل کو اصطلاح میں استعمال کہتے ہیں۔

چنانچہ لغوی طور پر استعمال، جس کا مادہ (ح-و-ل) یا (ح-ا-ل) کے معنی ہیں ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف تبدیل ہونا، یا کسی چیز کا اپنی طبعی حالت اور صفات میں تبدیل ہو جانا۔³⁸ اور فہقاہ کی اصطلاح میں استعمال سے مراد یہ ہے کہ ہو تغیر ماهیۃ الشئی تغیر الای قبل الاعادة³⁹ (کسی چیز کی مابہیت کا ایسے تبدیل ہونا کہ وہ پہلی حالت دوبارہ اختیار نہ کر سکے)۔ اور سائنسی اصطلاحات کے

[34] ابن فرحون، ابراہیم بن محمد، تہذیۃ الکام، ج 2 ص 170، ناشر: دار لکتب العلمی، طبعہ اولی 1301ھ
اجموع، ج 3 ص 9 [35]

[36] ابن رجب، جامع العلوم والحكم، ج 2 ص 464

[37] فتاویٰ الجعفیۃ الدائمة للبحوث العلمیۃ والفتاوا، جمع وترتیب: احمد بن عبد الرزاق الدویش، 25/77، ناشر: دار بنی سیہ ریاض، طبعہ ثالثہ 1421ھ

[38] لسان العرب، مادہ حول، ج 11 ص 185؛ مصباح المغارب، مادہ حال، ص 157

[39] ڈاکٹر محمد رواش قلتیجی، مجمّع لجنة الفقهاء، ص 39، ناشر: دار النقاد، طبعہ اولی 1416ھ

مطابق استحالہ سے مراد یہ ہے کہ ہو تفاعل کیمیائی یا حول المادة الی مرکب آخر کتھول الریت الشحوم علی اختلاف مصادرہ الی صابون⁴⁰ (ایسا کیمیائی اثر جو کسی مواد کوئے مرکب میں تبدیل کر دے جیسے تیل اور چربی سے صابن بنایا جاتا ہے)۔

چنانچہ ادویہ سازی کے دوران اگر حرام اور نجس مواد کسی اور مرکب کی صورت اختیار کر لے تو اس سے ادویہ سازی اور اس کے استعمال کا کیا حکم ہے؟ اس کے لیے دو مسائل کو تفصیل سے جانا ضروری ہے۔

پہلا مسئلہ: کسی حرام مواد کا کسی دوسری حقیقت کو (خود مخدود) اختیار کرنے کا حکم

بمہم فقهہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر شراب خود مخدود (کسی خارجی عمل کے بغیر) سرکے کی صورت اختیار کر لے تو وہ پاک ہو جاتا ہے اور نتیجہ اس سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہے۔⁴¹ جس کی دلیل نبی ﷺ کا یہ فرمان گرامی ہے: عن جابر بن عبد اللہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأَدْمَ، فَقَالُوا: مَا عَنَّنَا إِلَّا خَلْ، فَدَعَاهُ، فَجَعَلَ يَا كُلَّ بَهْ، وَيَقُولُ: نَعَمُ الْأَدْمُ الْخَلُ.⁴² (حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے گھر والوں سے سالن طلب فرمایا انہوں نے عرض کیا ہمارے پاس سوائے سرکہ کے کچھ نہیں ہے تو پھر فرماتے ہیں بہترین سالن سرکہ ہے بہترین سالن سرکہ ہے تو چونکہ شراب کی حرمت کی علت اور وجہ نشہ آور ہونا ہے اور وہ علت سرکہ بننے کی وجہ سے زائل ہو چکی ہے لہذا جب علت نہ پائی گئی تو اس کا اثر حرمت والا بھی نہیں پایا جائے گا۔⁴³

البته شراب کے علاوہ باقی نجاست، مثلاً کتا، اگر کسی نک کی کان میں گرجائے یا آگ کی بھٹی میں گر کر راکھ بن جائے تو اس، کے حکم کے بارے میں فقهہ کا اگرچہ اختلاف ہے مگر راجح یہی ہے کہ اگر کوئی عین نجس مواد کسی پاک مواد کی صورت اختیار کر لے تو اس سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہے۔ اور اس قول کو حنفی، مالکی بعض شافعی اور بعض حنبلی فقهہ (امام ابن تیمیہ)⁴⁴ نے اختیار کیا ہے۔ اور اس کی تسلیمی میں مندرجہ ذیل دلائل ہیں:

1. اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَيَحِلُّ لَهُمُ الْأَطْيَتُ وَيَحرَمُ عَلَيْهِمُ اللَّحْمُ بَاهٌ (اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بناتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں چنانچہ جب کوئی مردار آگ میں جل کر راکھ ہو جائے تو وہ اپنی نجاست ختم ہونے کے بعد پاک ہو جاتا ہے۔⁴⁵

[40] ڈاکٹر عبد الفتاح محمود ادریس استھنام الجلائیں الخنزیری فی اخلاقہ الادوائی 18، بحث نشر فی طبیعت البحوث الفقہیۃ المعاصرۃ۔ النساء الثامنة، شمارة نمبر 1417:31

[41] مرغیانی، برہان الدین علی بن ابی بکر، الہدایہ، ج 4 ص 451، ناشر: دارالکتب العلمیہ، طبعہ اولی 1410ھ؛ الحجوع، ج 2 ص 596؛ المختن، ج 12 ص 518

[42] صحیح مسلم، کتاب الاشریۃ، باب فضیلیۃ الطیل و التادم به، حدیث نمبر 2025

[43] مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ، ج 20 ص 522، طبع 1416ھ، مجمع ملک فہد اطباء المصحف الشریف

[44] کاسانی، ابو بکر بن مسعود، بداع الصنائع، ج 1 ص 85، ناشر: دارالکتب العلمیہ طبیعہ ثانیہ 1406ھ؛ دسوقی، محمد بن احمد، حاشیۃ الدسوقي، ج 1 ص 57، ناشر: داراللقر، بیروت، الحجوع، ج 2 ص 596؛ المختن، ج 1 ص 97؛ مجموع و ترتیب عبد الرحمن بن محمد بن قاسم، مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ج 21 ص 481

[45] الاعراف: 7: 157

2. جب نجاست کارگنگ، یا اور ذائقہ باقی نہ رہا اور اس کی ذات پر اب بخس کے علاوہ کسی اور نام کا اطلاق ہونے لگا تو اس کا حکم بھی تبدیل ہو گا۔⁴⁷

3. استقرائے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی ایک جنس سے کسی دوسری جنس میں تبدیل ہو جائے جیسے شراب اور چڑا دباغت کے بعد ہے، تو اس سے نجاست کا حکم بھی ختم ہو جاتا ہے۔⁴⁸ اسی بارے میں ابن حزم رقطراز ہیں کہ اذا استحال صفات عین النجس او الحرام فبطل عنه الاسم الذى به ورد ذلک الحكم، وانتقل الى اسم آخر وارد على حلال ظاهر، فليس هو ذلك النجس ولا ذلك الحرام، بل قد صار شيئا آخر ذا حكم آخر⁴⁹ (جب کسی عین بخس یا حرام کی صفات تبدیل ہو جائیں تو اس سے وہ حکم ختم ہو جاتا ہے جو اس نام کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کا نام حلال اور پاک نام میں تبدیل ہو جاتا ہے چنانچہ اب وہ نہ بخس ہے اور نہ حرام، بلکہ وہ کوئی دوسرے مختلف حکم والی کوئی اور چیز بن گئی ہے)۔ اور اسی بارے امام ابن تیمیہ⁵⁰ بیان فرماتے ہیں کہ وتنازعوا فيما اذا صارت النجاسة ملحا في الملاحة او صارت رمادا او صارت بالميتة والدم والصديق ترابا كتراث المقبرة فهذا فيه اختلاف۔ وبعد ذكره للخلاف قال: والصبوات ان ذلك كله طاهر، اذ لم يقع شيء من النجاسة لاتعمها ولا لونها ولا ريحها⁵¹ (نقہانے اس بات میں اختلاف کیا ہے کہ اگر نجاست نمک کی کان میں نمک بن جائے یا رکھ بن جائے یا مردار، خون تلپچھٹ قبر کی مٹی کی طرح مٹی بن جائے اس میں اختلاف ہے۔ یہاں اختلاف ذکر کرنے کے بعد فرمایا: اور درست بات یہی ہے کہ ان تمام کا حکم پاک ہے؛ کیونکہ ان چیزوں میں نجاست نہیں رہی، نہ اس کا ذائقہ، نہ رنگ اور نہ بو)۔

ان تمام دلائل اور فقهائی عبارتوں سے معلوم ہوا کہ جب کسی بھی بخس چیز سے کسی بھی سبب خود بخود بخس کا اسم ختم ہو جائے تو اس سے نجاست کا حکم ختم ہو جاتا ہے اور حلت کا حکم لگایا جاتا ہے۔ اور نتیجہ اس چیز کو کسی بھی ادویہ سازی میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

دوسرامسئلہ: **کسی عین بخس چیز کو جان بوجھ کر کسی دوسری چیز سے بدلنے کا حکم**

اگر کوئی آدمی شراب کو سر کہ بنائے تو کیا وہ حلال ہو گا یا نہیں؟ اس بارے میں نقہانے اختلاف کیا ہے اور راجح یہ ہے کہ شراب کو جان بوجھ کر سر کہ بنانا جائز نہیں ہے۔ اور سر کہ بننے کے بعد شراب حلت میں تبدیل نہیں ہو گی۔ اسی قول کو مالکی نقہانے ابن قاسم اور ابن وہب کی روایت کے مطابق، شافعیہ اور حنبلیہ نے اختیار کیا ہے اور امام ابن تیمیہ⁵² نے بھی اسی کو انتیار کیا ہے⁵³ اور اس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

[46] مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ج 21 ص 481

[47] ابن ہمام، محمد بن عبد الواحد، فتح القدير، ج 1 ص 202، ناشر: دار الکتب العلمية، طبعہ اولی 1415ھ

[48] المغنى، ج 1 ص 97

[49] ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد، الحلی، ج 1 ص 138، ناشر: دار التراث

[50] مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ج 21 ص 481

[51] قاضی ابو محمد عبد الوہاب، المعونۃ علی مذهب عالم المدینہ، ج 1 ص 471، ناشر: دار الکتب العلمیہ، طبعہ اولی 1418ھ موہب الحلیل، ج 1 ص 139؛ اش فعی، محمد بن ادریس، الام، ج 3 ص 187، ناشر: دار الکتب العلمیہ، طبعہ اولی، 1413ھ؛ المغنى، ج 12 ص 517؛ مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ، ج 21 ص 483۔

1. فرمان نبوی ﷺ ہے: عن أنس، أن النبي ﷺ سئل عن الخمر تتحذّل خلا، فقال: لا⁵²(حضرت انس رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے شراب کا سرکہ بنانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں)۔
2. اسی طرح فرمان نبوی ﷺ ہے: عن أنس بن مالك، أن أبا طلحة، سأله النبي ﷺ عن أيمان ورثوا خمراً، قال: أهْرَقْهَا قَالَ: أَفَلَا جَعَلْهَا خَلَا؟ قال: لَا⁵³(انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ ؓ انصاری حضور اکرم ﷺ سے ان تیمیوں کے بارے میں سوال کیا گئیں میراث میں شراب ملی تھی، آپ نے فرمایا کہ اسے بہادو۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اسے سرکہ نہ بناؤں۔ فرمایا کہ نہیں)۔ تو ان دونوں احادیث میں نبی کریم ﷺ نے شراب سے سرکہ بنانے سے منع فرمادیا ہے جس سے پتہ چلا کہ سرکہ بنانا جائز نہیں ہے۔
3. حضرت عمرؓ کا قول ہے کہ لاتا کلو اخل خمر الا خمرا بفسادها ولا جناح على مسلم ان يشتري خل خمر اهل الكتاب مالم يعلموا لهم تعتمدوا افسادها⁵⁴(شراب کا سرکہ نہ کھاؤ لای کہ اللہ نے اس کو خراب کر دیا ہو (کہ اللہ نے اس شراب کو سرکہ بنایا ہو) اور کسی مسلمان پر اہل کتاب سے شراب کا سرکہ اس وقت تک خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک اسے یہ معلوم نہ ہو کہ انہوں نے اس شراب کو جان بوجھ کر سرکہ بنایا ہے)۔
4. شیخ الاسلام ابن تیمیہؓ کا قول ہے کہ والعين اذا كانت محمرة لم تصر محللة بالفعل المنهي عنه، لأن المعصية لا تكون سببا للنعمه والرحمة⁵⁵(جب کوئی چیز عین حرام ہو وہ کسی ممنوع کام سے حلال نہیں ہو گی؛ کیونکہ معصیت نعمت اور رحمت کا سبب نہیں بن سکتی)۔ ان تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ شراب کو اگر خود کسی سبب سے سرکہ بنایا جائے تو اس کو استعمال کرنا حرام ہے، ہاں اگر وہ خود خود سرکہ بن جائے تو اس کو ادویہ سازی میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

شراب کے علاوہ باقی محمرات چیزوں کو استعمال کے بعد ادویہ سازی کے استعمال کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس سے مماثلت کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ جبھو رفقہانے بھی خرید فروخت، کھانجھنیے اور بدن کے علاوہ⁵⁶ محمر اور بخیس چیزوں سے فائدہ حاصل کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔ جیسا کہ بحری جہازوں کو مردار کی چربی لگانا، تیل سے چراغ جلانا، تیل سے صابن بنانا وغیرہ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؓ نے ایسی چیزوں کے بارے میں ایک تفصیلی نوٹ دیا ہے جس کی ایک عبارت یہ ہے: والصحيح انه لا يحرم شيء من ذلك... فإن هذه الاعيان لم يتناولها نص التحرير لا لقوط ولا معنى وهي أولى بذلك من الخمر المنقلبة

[52] صحیح مسلم، کتاب الاشریۃ، باب تحریر تخلیل الخمر، رقم 1983

[53] سنن ابو داود، امام ابو داود، کتاب الاشریۃ، باب ما جاء في الخمر تخلیل، حدیث نمبر 3675

[54] ابو بکر عبد الرزاق، مصنف عبد الرزاق، کتاب الاشریۃ، باب الخمر تحول خلائج 9 ص، ناشر: دار المکتب الاسلامی، طبع ثانیہ 1403ھ؛ ابن عبد البر، انتیمہدی، ج 1 ص 262۔

[55] مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ج 21 ص 484

[56] اس میں کتا، خنزیر اور ان کے احصنا شامل نہیں ہیں، البتہ بعض نے خنزیر کے بالوں کو ضرورت کے وقت استعمال کرنے کی قید سے خاص مرض کے لیے جائز قرار دیا ہے۔ بدائع الصنائع، ج 1 ص 66؛ ابن قدامة، ابو محمد عبد اللہ بن احمد، المغنى، ج 13 ص 348، طبعہ اولی 1406ھ: البابی، ابوالولید سلیمان بن خلف، المقتضی، ج 3 ص 141، ناشر: دار الکتاب العربي، طبعہ رابعہ 1404ھ

بنفسها⁵⁷(اور صحیح بات یہ ہے کہ ان میں سے کوئی چیز بھی حرام نہیں ہے۔ کیونکہ ان چیزوں کی حرمت پر نہ کوئی لفظی دلالت ہے اور نہ معنوی، بلکہ یہ پاک چیزیں ہیں جن کی حالت پر دلالت موجود ہے، لہذا یہ شراب کے خود خود سر کہ بن کر حالت حاصل کرنے والے حلال سے زیادہ بہتر ہے)۔

گزشتہ بیان سے واضح ہوتا ہے کہ استحالہ سے ایک نجس چیز ایک نئے مادے کی صورت اختیار کر کے پاک ہو جاتی ہے، چنانچہ اسی بارے رابطہ عالم اسلامی کی ماتحت مجمع فقہاء اسلام نے اپنے ستر ہویں اجلاس میں فیصلہ صادر کیا ہے کہ ان استحالۃ النجاسۃ الی مادۃ اخیری مختلفہ عنہا فی صفاتہا و خواصہا کتحول الزیت الی صابون و نحو ذلک او استهلاک المادۃ بالتصنیع و تغیر الصفات والذات تعدو سیلۃ مقبولة فی الفقه الاسلامی للحکم بالطهارۃ و اباحۃ الانتقاع بھاشرعا⁵⁸(ایک نجس چیز کو صفات و خواص میں دوسری چیز میں تبدیل کرنے سے، جیسا کہ تیل کو صابن بنانا یا اس کو نجس مادہ کی ذات کو ختم کرنے سے، بھارت حاصل ہو جاتی ہے جس سے نفع حاصل کرنا درست ہے)۔ چنانچہ اس تمام بحث کو مد نظر رکھتے ہوئے یوں کہا جائے گا کہ

1. اگر شراب کے علاوہ کسی نجس اور حرام چیز کو استحالہ کے ذریعے پاک کیا گیا ہو تو اس سے ادویہ سازی کی جاسکتی ہے۔
2. اور اگر شراب ہے تو اگر وہ خود بخود کسی دوسری پاک مادے کی شکل اختیار کر گئی ہے تو اس سے بھی ادویہ سازی کی جاسکتی ہے، اور اگر استحالہ کے ذریعے اسے پاک کیا گیا ہے تو پھر اس سے ادویہ سازی درست نہیں۔ اور اگر کوئی دوائی بلاک ففر سے بن کر آتی ہے اور اس میں نجس مادے کا اثر ختم ہو چکا ہو تو وہ مباح کے میں ہو گی کیونکہ اس سے حرمت کو وصف ختم ہو گیا ہے۔⁵⁹ اور اگر اس کا استحالہ نہیں ہو تو پھر اس کو صرف ضرورت کے وقت استعمال کرنا جائز ہو گا اور نہ منع ہو گا۔

سعودی عرب کی دائنی کمیٹی برائے فتاویٰ نے نجس چیزوں سے نفع حاصل کرنا اور ان سے ادویہ سازی کے بارے میں ایک تفصیلی نوٹ دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:

1. جاری نجس پانی سے جس طرح نجاست دور کر کے یا نجاست دور کیے بغیر با غبانی وغیرہ کے لیے استعمال کرنا جائز ہے، شراب کا حکم اس سے مختلف ہے، اسے ہر حال میں انڈیل دینا ضروری ہے؛ کیونکہ اس کے بارے نبی ﷺ کا واضح فرمان موجود ہے کہ اس سے کسی بھی حالت میں فائدہ حاصل کرنا درست نہیں ہے۔
2. نشہ آور الکھل سے ادویہ کو خلط ملٹ کرنا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر اس قدر الکھل کی ملاوٹ ہو کہ اس کارنگ، ذا کفہ اور بول ظاہرنہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔⁶⁰ اور اگر بلا دکفر کوئی ایسی دوائی بن کر آئے جس میں حرام مادہ کی ملاوٹ سے مسلمان بے خبر ہوں تو اس کو اصلیٰ حالت اباحت پر سمجھا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ کا قول اس دلالت کرتا ہے کہ لا تکلو اخل خمر الا خمرا بدلۃ بفسادها ولا جناح علی مسلم

[57] مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ج 21 ص 608-611

[58] قرات المجمع الفقہاء الاسلامی بمنکرہ المکرمۃ التالیع لرطبی۔ العالم الاسلامی، ص 39، الدورات من الاولی الی السابعة عشر

[59] حن بن احمد بن حسن، احکام الادویہ فی الشریعتۃ الاسلامیۃ، رسالۃ الدکتوراہ، 1421ھ ص 203

[60] فتاویٰ الحجۃ الدارمشی ج 22 ص 91

أن يشتري خل خمر أهل الكتاب مالم يعلموا أنهم تعمدو الإفساد⁶¹ (شراب كاسر كنه كھاوا لایہ کہ اللہ نے اس کو خراب کر دیا ہو) (کہ اللہ نے اس شراب کو سر کہ بنایا ہو) اور کسی مسلمان پر اہل کتاب سے شراب کا سر کہ اس وقت تک خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک اسے یہ معلوم نہ ہو کہ انہوں نے اس شراب کو جان بوجھ کر سر کہ بنایا ہے۔)

اور امام نوویؒ کا قول ہے کہ جب کفار کا ذبیحہ مسلمانوں کے لیے جائز ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَبَ حَلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حَلٌّ لَّهُمْ⁶² (اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا ذبیحہ ان کے لیے حلال)۔ تو ان کی سر کہ سے بنائی ہوئی ادویہ بھی جائز ہوں گی، اور اس آیت کو صرف مذبوحہ جانوروں کے ساتھ خاص کرنا درست نہیں ہے۔⁶³

ادویہ سازی سے متعلق چند اہم مسائل

کوئی بھی دوائی کسی مرض سے نجات حاصل کرنے کے مقصد کے تحت بنائی جاتی ہے یا امپورٹ(Import) کی جاتی ہے۔ اس مقصد پر پورا اترنے کے لیے دوائی کسی فارمی، مارکیٹ تک پہنچنے سے پہلے کئی مراحل سے گزرتی ہے۔ مثلاً، مارکیٹ میں پبلیٹی(Publicity) کرنے کے لیے حکومت کی اجازت حاصل کرنا اور اس بات کو یقینی بنانا کہ دوائی مضر صحت نہیں ہے وغیرہ۔ یہ تمام ادویہ سازی میں فیکٹری ذمہ داریاں ہیں۔ اور کسی طبی لیبارٹری کا اس دوائی کو مطلوبہ مرض سے نجات حاصل کرنے میں مفید ہو نے کی تصدیق کرنا اور اس تصدیق سے پہلے اس دوائی کا مختلف لیبارٹریز میں معائنہ کرنا، پھر کسی حیوان پر اس کا تجربہ کرنا اور آخر میں اس کا تجربہ انسانوں پر کرنایہ مراحل ہیں جن سے ادویہ کا گز نہ اس لیے ضروری ہے تاکہ پتہ چلے کہ دوائی مضر صحت نہیں بلکہ مفید ہے۔

چنانچہ سب سے پہلا مسئلہ دوائی کا تجربہ کرنا ہے۔

پہلا مسئلہ: دوائی کا تجربہ کرنا

انسانوں اور حیوانوں پر تجربہ کرنے سے پہلے اس دوائی کا کسی رجسٹرڈ لیبارٹری میں معائنہ اور تجربہ کیا جاتا ہے اور اس کے بعد انسانوں پر اس کا تجربہ کرنے سے پہلے حیوانوں پر تجربہ کیا جاتا ہے جس کا طریقہ کاریہ ہوتا ہے کہ ادویہ سازی کی فیکٹری مختلف حیوانوں کو جمع کرے اور ان جانوروں پر دوائی کی کمیت، پراڑ ہونے، مرض کی نوعیت اور اس دوائی کے سائیڈ افیکٹ کو جانچنے کے اعتبار سے مختلف تجربات کیے جائیں۔ تاکہ ان تمام چیزوں میں اس دوائی کے مفید ہونے کا پتہ چل سکے۔ اس مرحلے سے اس دوائی کے مفید ثابت ہونے کے بعد اس کا تجربہ انسانوں پر کیا جائے گا، کوئی مندرجہ ذیل مراحل سے گزرے گا:

[61] عبدالرزاق، مصنف عبدالرزاق کتاب الاشربة، انحرٰ تحول خلائق 9 ص: 353؛ ابن عبد البر، المہید، ج 1 ص 262

[62] المائدہ: 51: 5

[63] الجموع: 2 ص 593

پہلا مرحلہ: کچھ محدود انسانوں پر، محدود مدت کے لیے اس بنیادی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے تجربہ کیا جائے کہ آیا دوائی پر اثر ہے اور یہ کہ مرض سے سلامتی کے لیے بہتر ہے کہ نہیں۔

دوسرہ مرحلہ: اس مرحلہ میں کچھ زیادہ لوگوں پر اس دوائی کا ہر لحاظ مفید ہونا چیک کیا جائے گا۔

تیسرا مرحلہ: اس مرحلہ میں اس دوائی کا عمومی طور پر بغیر کسی تحدید کے لوگوں پر تجربہ کیا جائے جس کی مدت چار سال ہو گی، تاکہ پہنچ چل سکے کہ دوائی ہر لحاظ سے مفید ہے۔⁶⁴

حیوانوں پر دوائیوں کے تجربات کرنے کا شرعی حکم

حیوانوں پر انسانوں کی مصلحت کے لیے تجربہ کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ مطلوبہ نتیجہ تک پہنچ کے لیے حیوانوں کو کم از کم تکلیف دی جائے۔ اس میں مختلف دلائل ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

1. اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: الَّمْ تَرَوُ أَنَّ اللَّهَ يَخْرُجُ لَكُمْ مَافِي الْمَسْمَوَاتِ وَمَافِي لَا رَضَ وَلَسْبَعَ عَلَيْكُمْ نَعْمَةٌ هُنَّ فَوْ بَطَانَةٌ⁶⁵) کیا تم نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو خدا نے تمہارے قابو میں کر دیا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔)

2. جس طرح حلال جانوروں کو انسانی غذا کے لیے ذبح کیا جاتا ہے اسی طرح انسانی مصلحت کے ان کو ذبح بھی کیا جاسکتا ہے۔

⁶⁶

3. شیخ عثیمین سے حیوانوں پر مدد یک نقطہ نظر سے تجربات کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: هُوَ الَّذِي خَرَجَ لَكُمْ مَافِي لَا رَضَ وَلَسْبَعَ إِلَى الْمَسْمَوَاتِ فَسَوْا عِهْنَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ⁶⁷ (وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے واسطے جو کچھ زمین میں ہے سب پھر قصہ کیا آسمان کی طرف سوٹھیک کر دیا ان کو سات آسمان اور خدا نے تعالیٰ ہر چیز سے خود اڑا ہے)، کے عموم کی وجہ سے، کسی آسان ترین طریقے کے مطابق حیوان کو زیادہ تکلیف دیے، بغیر اس پر تجربہ کرنے میں، کوئی حرج نہیں ہے۔⁶⁸

انسانوں پر تجربات کرنے کا شرعی حکم:

جب کوئی ایسا تجربہ جس کا انسان کو نقصان نہ ہو اور وہ دوائی اس کی مرض سے موافق تر کھتی ہو تو تجربہ کیا جاسکتا ہے جس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

[64] ڈاکٹر ریاض رمضان الحلبی، ناشر: عالمعرفہ، الدوامن فجر لاتاریخ الیوم ص 12؛ احکام الادویۃ فی الشریعت الاسلامیۃ ص 166

[65] رقمان: 20

[66] احکام الادویۃ فی الشریعت الاسلامیۃ ص 171

[67] البقرۃ: 29:2

[68] موقع الاسلام سوال و جواب 76 / http://aslamqa.com/ar/ref/4176

1. نبی ﷺ کا فرمان ہے: عن جابر، عن رسول اللہ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: لَكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَإِذَا صَبَبْتِ دَوَاءً بِأَيْمَانِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ⁶⁹ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر بیماری کی دوائی جس کی دوائی بھی جاتی ہے تو اللہ کے حکم سے وہ بیماری دور ہو جاتی ہے)۔ تو اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کسی بھی نئی مرض کے علاج تک پہنچنے کے لیے تجربہ کیا جاسکتا ہے اور امام ابن قیمؓ نے بھی فرمایا ہے کہ وفی قوله: لَكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ تقویة للنفس المريض والطبيب وحث على طلب ذلك الدواء والفتیش عليه⁷⁰ (نبی ﷺ کے فرمان: لَكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ میں مریض اور طبیب کے لیے تقویت دی گئی ہے اور اس بات کی ترغیب دی ہے کہ دوائی اور بیماری کی مزید تقویش کی جائے)۔
2. اسی طرح ایسے تجربے کی حیثیت مملاً ایتم الواجب الایہ فهو واجب کی ہے۔ کیونکہ لوگوں کی جانب کی حفاظت کرنے مقاصد شرعیہ میں سے ہے اور نئے نئے تجربے کے علاوہ اس واجب کی حفاظت ناممکن ہے۔
3. ویسے بھی بڑے نقصان سے بچنے کے لیے چھوٹے نقصان کو برداشت کرنا پڑتا ہے تو یہاں تجربہ نہ کرنے کے نقصانات زیادہ ہیں بنسبت تجربہ نہ کرنے کے۔
4. معاصر علمائی ایک بہت بڑی جماعت کا یہ موقف ہے کہ اگرچہ ایک مسلمان آدمی کے بدن کی حرمت کتاب و سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے لیکن اس کے بدن پر تجربات کر کے وباً امراض کی پہچان حاصل کر کے احتیاطی تدبیر اختیار کرنا مصلحت عامہ کے اعتبار سے جائز ہے۔⁷¹

البتہ اگر ایسے تجربات انسانی جسم کے لیے نقصان دہ ہوں تو پھر جائز نہیں ہے۔ جس کے دلائل یہ ہیں:

1. اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَلَا تَقْتُلُوا الْأَهْمَالَ كُمْ بَكُمْ رَحِيمًا⁷² (اور مت قتل کرو تم لوگ اپنے آپ کو، پیشک اللہ تم پر بڑا مہربان ہے)۔
2. اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَلَا تَلْقِوْا بِأَيْدِكُمْ إِلَى الْهَمَكَةِ⁷³ (اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو)۔
3. نبی ﷺ کا فرمان ہے: عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال: من تردى من جبل فقتل نفسه، فهو في نار جهنم يتردى فيه خالداً مخلفاً فيها أبداً، ومن قتل نفسه بحديدة، فحديدته في يده يجأ بها في بطنه في نار جهنم خالداً مخلداً فيها أبداً⁷⁴ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص پہاڑ سے گر کر اپنے آپ کو قتل کر ڈالے وہ جہنم کی آگ میں ہو گا اور اس میں ہمیشہ گرایا جاتا رہے گا اور جس نے زہر پی کر

[69] صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب لَكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ استحباب التداوي، رقم الحدیث 2204۔

[70] ابن قیم، محمد بن ابی کبر، زاد المعاد فی حدی خیر العباد ج 4 ص 17، ناشر: مؤسسة الرسالة، طبعه اربعۃ عشر 1410ھ

[71] ابجات حمیریہ کبار العلماء بالملکیۃ العربیۃ السعوڈیۃ، ج 2 ص 68، ناشر: دار اویل الہنی، ریاض، طبعہ ثانیۃ، وقرارات لجمع الفقة الاسلامی 211

[72] النساء: 4: 29

[73] البقرۃ: 2: 195

[74] صحیح بن حاری، کتاب الطب، باب شرب الماء والدواء وبما يخاف منه واحبیبه، حدیث نمبر 5778؛ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب علیط . تحریم قتل الانسان نفسه، وَأَنَّ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ فِي النَّارِ، وَإِنَّ لَهُ دِيدَ خَلَ الْجِنَّةَ الْأَنْفُسُ مُسْلِمَةٌ، حدیث نمبر 109

اپنے آپ کو مارڈا تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہو گا اور جہنم کی آگ میں اس کو پیتا رہے گا اور ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا، اور جس نے اپنے کولوہ سے قتل کرڈا تو اس کا لواہ اس کے ہاتھ میں ہو گا اس سے اپنے پیٹ کو جہنم کی آگ میں اپنے آپ کو مارتا رہے گا اور ہمیشہ اس کی یہی حالت رہے گی)۔ ان دلائل سے معلوم ہوا کہ انسان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بدن کو ضائع کرے یا اس کو ہلاک ہونے دے۔ شیخ ابن جبرین⁷⁵ سے سوال کیا گیا کہ کیا ایک مسلم مریض کسی ایسی دوائی کا اپنے بدن پر تجربہ قبول کر سکتا ہے جس کے نقصانات بھی یقینی ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر تو تجربے سے ایسا نقصان ہو جس کو مباح ادویہ سے ختم کیا جاسکتا ہو تو پھر ایسا تجربہ کیا جاسکتا ہے ورنہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ولہ تَفْشِلُ الْأَهْسَكَمْ⁷⁶ (اور مت قتل کرو تم لوگ اپنے آپ کو)۔⁷⁶

دوسرے مسئلہ: ادویہ سازی کے معنوی حقوق کی حفاظت

جیسا کہ پہلے گزرا ہے کہ ادویہ سازی کا کام اتنا آسان نہیں ہے جتنا کہ ادویہ کو حاصل کر لینا آسان ہے۔ ادویہ کو ایک مناسب شکل میں مارکیٹ میں متعارف کروانا اور مختلف امراض کے لیے ان کو بغیر کسی نقصان کے مفید بنانے کے لیے مختلف مرافق اور تجربات سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس کام کے لیے ادویہ ساز ادارے (Medicine Factories) دوائیوں کے ایسے ماہرین خدمات حاصل کرتے ہیں جو ادویہ سازی (بناوٹ، مقدار، تجربہ کرنے، مختلف جڑی یو ٹیوں اور مواد کو تلاش کرنے) میں مکمل مہارت رکھتے ہیں۔ اور یہ تجارت اور مراحل سالوں چلتے رہتے ہیں تو کیا ایسی کمپنیز (Companies) جو یہ ادویہ تیار کرتی ہیں ایسی ادویہ کی بناوٹ کے حقوق اپنے پاس محفوظ کر سکتی ہیں؟

معنوی حق سے مراد

کوئی رجسٹرڈ/رسمی کمیٹی کسی مخترع کو ایسا لیٹر دے جو اس کو ایک معین مدت تک اس اپنی اختراع کو استعمال کر سکتا ہے، جس سے اس کو قانونی طور اس اپنی اختراع کو استعمال کرنے کی اجازت مل جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی آدمی اس مخترع کی اجازت کے بغیر اس حق کو استعمال نہیں کر سکتا۔ اور یہ مدت تقریباً 10 سے 20 تک کی ہوتی ہے جس میں وہ مخترع اپنی اس کاوش کے ذریعے پیسے جمع کر لیتا ہے اور اس مدت کے دوران اگر کوئی اور اس حق کو استعمال کرنا چاہے تو اس مخترع کی اجازت سے کچھ مال کے عوض اس حق کو استعمال کر سکتا ہے۔⁷⁷

[75] النساء: 29

[76] موقع الاسلام سوال و جواب <http://aslamqa.com/ar/ref/6007>

[77] موقع بوابہ موبہبہ التابع لمؤسیۃ الملک عبد العزیز ورجالہ للموھبۃ والابراء www.mawhiba.org

معنوی حقوق کی حفاظت کا شرعی حکم

ادویہ ساز کمپنی کو معنوی کی حفاظت کرنا جائز ہے اور اس کی اجازت کے بغیر کسی کو وہ دوائی بنانے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔⁷⁸
جس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

1. یہ مقاصد شرعیت میں سے حقوق کی حفاظت کے عین مطابق ہے تاکہ کسی کے حقوق میں کوئی مداخلت نہ کر سکے۔
2. جب دوائی ساز اس دوائی کے نقصانات کا ذمہ دار ہے تو اس کے فوائد بھی وہی لینے کا مجاز ہے جس پر فقہی قاعدہ "الغم بالعزم" دلالت کرتا ہے۔
3. اسلام فقہ اکیڈمی نے بھی "معنوی حقوق کی حفاظت" مخترع کے حقوق میں شامل کیا ہے اور اس میں تصرف کرنا، اس کو فروخت کرنا یا مخترع کی اجازت پر موقف ہے۔ جس کے بدلے میں وہ قیمت و صول کرنے کا مجاز ہو گا، ورنہ دوسروں کے حقوق میں مداخلت کے مترادف ہو گا۔⁷⁹
4. سعودی عرب کی دائیٰ کمپنی برائے فتویٰ نے بھی معنوی حقوق کی تصرف کرنے کے بارے میں مخترع کی پیشگی اجازت حاصل کرنے کو لازم قرار دیا ہے۔ بلکہ جب کسی اپنے پروگرام / اختراع میں تصرف کرنے سے منع کیا ہو، مسلم ہو یا غیر مسلم، تو اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا جائز نہیں ہو گا۔⁸⁰

تیرامسلکہ: ادویہ ساز کمپنیز کی جانب سے ادویہ کے اوپر دی گئی احتیاط، بدایات اور وارنگ کی حیثیت

ادویہ ساز کمپنیز اپنی تیار کردہ ادویہ کی ڈبیہ پر یا اس کے اندر کاغذ پر کچھ ہدایات مرتب کر کے استعمال کرنے والوں کو اس دوائی کے بارے متنبہ کرتی ہیں، جن میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

- اس دوائی کی حفاظت کرنے کا طریقہ، اور اس کو ایک مقررہ مدت کے بعد استعمال نہ کرنے کی ہدایت۔
- بعض حالات میں وہ دوائی استعمال کرنے کے بارے میں وارنگ، یا ایک خاص عمر کے پھوٹوں کو وہ دوائی نہ دینے کی ہدایت، یا مرض کے بعض حالات میں وہ دوائی نہ لینے کی ہدایت، یا خاص قسم کا کھانا (جس کا اس دوائی پر اچھا اثر ہوتا ہو) کا کر دوائی لینے کی ہدایت، وغیرہ۔
- حساس قسم کے اثرات یا ادویہ کے بارے میں سائیہ فیکٹر کی معلومات۔⁸¹

ایسے بیانات کو ادویہ ساز کمپنیز بغیر کسی مقصد کے ہی نہیں لکھتے بلکہ ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دوائی کی حقیقت میدی یکل ڈاکٹرز اور مریضوں کو پتہ چل جائے جس کے بعد اگر وہ اس کے استعمال میں کسی قسم کی کوئی غلطی کرتے ہیں تو ہونے والے نقصان کی کمپنی ذمہ

[78] ہاں اگر وہ کمپنی وہ دوائی بنانا چھوڑ دے اور لوگوں کو اس کی ضرورت ہو تو پھر یہ استثنائی صورت ہو گی جس میں کوئی اور بھی وہ دوائی بنانے کا مجاز ہو گا۔

[79] قرارات و توصیات مجتهد الفقہ الاسلامی المنشیت من مظہر المؤتمرون الاسلامی، جدة، ص 94، ناشر: دار القلم، طبعہ ثانیہ 1418ھ

[80] فتاویٰ الحجۃ الدائمة للبحوث العلمیہ والا فتاویٰ 13 ص 187

[81] ڈاکٹر عبدالرحمن بن محمد بن عقیل و ڈاکٹر عزالدین سعید التشقیف الدوائی ص 38، ناشر: عمادة شؤون المکتبات، جامعہ الملک سعود، طبعہ اولی 1408ھ۔

دار نہیں ہو گا۔⁸² چنانچہ خریدار کے لیے ان بیانات کی حیثیت ادویہ میں واقع ہونے والی عیوب کی ہے، توجہ وہ خرید لے گا اور اس عقد سے راضی ہو جائے گا تو ادویہ ساز کمپنی ان عیوب سے بری الذمہ ہو جائے گی اور کسی بھی نقصان کی صورت میں اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہو گی۔ جس کے مندرجہ ذیل ہیں:

نبی ﷺ کا فرمان ہے: عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ مر على صبرة طعام فأدخل يده فيها، فنالت أصابعه باللافقال: ما هذه يا صاحب الطعام؟ قال أصابعه السماع يا رسول الله ﷺ، قال: أفلا جعلته فوق الطعام كى رياه الناس، من غش فليس مني⁸³ (ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہم پر (مسلمان پر) ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں اور جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے)۔ تو اس حدیث میں نبی ﷺ نے فروخت کرنے والے کو فروخت ہونے والے سامان کی حقیقت بیان کرنے کا حکم دیتا کہ اسے خریدنے والا اس سے باخبر ہے، چنانچہ اس سے ملاطف والا عیوب ختم ہو جائے گا۔⁸⁴

فرمان نبی ﷺ ہے: عن عقبة بن عامر، قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: المسلم أخو المسلم، ولا يحل لMuslim باع من أخيه فيه عيب إلا يعنه له⁸⁵ (حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے سامنے مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے ہاتھ میں عیوب چیز فروخت کرے الیہ کہ سامنے عیوب ظاہر کر دے)۔

3۔ ابن حرمؓ نے علماء کا اس بات پر اتفاق بیان کیا ہے کہ اگر بالع مشتری کو سامان تجارت میں موجود عیوب کی اطلاع دے دے اور اس عیوب کی اچھی طرح وضاحت کر دے اور مشتری نے راضی ہو کر وہ سامان خرید لیا تو اس عیوب کی وجہ سے وہ واپس کرنے کا مجاز نہیں ہو گا۔⁸⁶

تو ان دلائل سے معلوم ہوا کہ ادویہ ساز کمپیسنس کی جانب سے دی گئی وہ ہدایات جو ادویہ کی ڈبیہ یا کاغذ پر ہوتی ہیں ان کی موجود عیوب کی سی ہے۔ تو ادویہ ساز کمپیسنس کی جانب سے اس کی وضاحت کر دینے کے جو اس کی راضی ہو کر خریدے گا اور ان کی ہدایات کی خلاف کرنے سے ہونے والے نقصان کا وہ خود ذمہ دار ہو گا، کمپنی کی ذمہ داری نہیں ہو گی۔

چوتھا مسئلہ: ضمی نقصان وہ (Side Effect) ادویات تیار کرنا

عمومی طور ہر ادویات میں جہاں ابھی اثرات ہوتے ہیں وہاں ان کے اندر ضمی نقصان بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ کیا ادویہ ساز کمپیسنس ایسی ادویات تیار کرتی ہیں؟ تو اس بارے میں فقہاً اور مفکرین نے یہ بات کہی ہے کہ لا ضرر ولا ضرار⁸⁷ فقہی قاعدے پر

[82] ڈاکٹر عبد الرحمن بن حسن النفیسی، حکم التحریر الذی تصنّع مصانع الادوية علی منتجها، مقال نشری مجلیۃ الجھوٹ الفقہیۃ المعاصرۃ، شمارہ نمبر

1417:30ھ

[83] صحیح مسلم، کتاب الیمان، باب قول النبي ﷺ: من شنثنا فليس مننا، حدیث نمبر 102

[84] حکم التحریر الذی تصنّع مصانع الادوية علی منتجها، حدیث نمبر 242

[85] ابن راجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، کتاب التجارات، باب من بن عیبا فیسینہ، حدیث نمبر 2246، ناشر: دار الکتب العلمیہ، اور امان البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے، صحیح سنن ابن راجہ، ج 2 ص 22

[86] ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد، مراتب الاجماع ص 88، ناشر: دار الکتب العلمیہ

عمل کرتے ہوئے ادویہ ساز کو چاہیے کہ ایسی ادویات تیار کرنے سے پرہیز کرے جو نقصان کا سبب بن سکتی ہیں۔ چنانچہ اگر اس دوائی کا ایسا نقصان ہے جو موجودہ مرض کے نقصان سے زیادہ ہے تو دوائی ساز پر لازم ہے کہ ایسی دوائی بنانے سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اس سے انسانی بدن کا پہلے سے بڑے نقصان میں واقع ہونا لازم آتا ہے، بلکہ ایسی حالت میں مریض پہلے سے موجود حفیض نقصان کو برداشت کرے گا۔⁸⁸ تاہم اگر اس دوائی کا نقصان مرض سے کم ہے تو ایسی حالت میں دوائی تیار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ ایسی حالت میں دوائی تیار نہ کرنے میں بڑا نقصان ہے۔ نسبت دوائی کرنے کے لہذا چھوٹے نقصان کو برداشت کرے بڑے نقصان سے بچا جائے گا۔ اور ایسے حالات میں میدیکل ڈاکٹر کو چاہیے کہ مریض کو اس چیز کا موازنہ کرے بتائے کہ دوائی لینے سے زیادہ ہو گا نقصان۔ جس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

1- فرمان نبوی ﷺ ہے: عن ابن عباس: احتجم النبي ﷺ فی رأسه و هو محرم، من و جع کان به⁸⁹(ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے سر کے درد کے وجہ سے حالت احرام میں کچھنے لگوائے)۔ تونبی ﷺ نے کچھنے لگوائے جو کہ فاسد خون کو نکلوانے کے لیے لگوائے جاتے ہیں، اور اس پر نقصان بھی مرتب ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ اس میں مریض کی مصلحت شامل ہے اس لیے جائز ہے۔

2. فرمان نبی ﷺ ہے: عن جابر، قال: بعث رسول الله ﷺ إلى أبي بن كعب طبيباً، فقطع منه عرقاً، ثم كواه عليه⁹⁰(حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک طبیب کو ابی بن کعبؓ کی طرف بھیجا، چنانچہ اس نے ان کی ایک رگ کاٹی اور پھر ان کے جسم کو داغاً)۔

3. اور اسی طرح فرمان نبوی ﷺ ہے: عن جابر، قال: رمى سعد بن معاذ في أكحله، قال: فحسمه النبي ﷺ بيده بمشقص، ثم ورمته فحسمه الثانية⁹¹(حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعدؓ بن معاذ کے بازو کی رگ میں تیر لگا تو نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ تیر کے چل سے اس کو داغا پھر ان کا ہاتھ سونج گیا تو آپ ﷺ نے اسے دوبارہ داغا۔) چنانچہ ان احادیث میں بھی نبی ﷺ نے طبیب کو علاج کے لیے بھیجا اور ایک رگ کاٹنے کا حکم دیا اور جسم داغنے کا حکم دیا۔ حالانکہ اس سے مریض کے بدن پر نقصان ہو سکتا ہے، لیکن چونکہ اس میں مریض کی مصلحت ہے اس لیے جائز قرار دیا۔

[87] الیوطی، جلال الدین، عبد الرحمن، الاشیاء النظارہ ص 83، ناشر: دار لكتب العلمیہ، طبعہ اولی 1411ھ؛ ابن خیم، زین العابدین، ابن ابراهیم، الاشیاء النظارہ ص 85 ناشر: دار لكتب العلمیہ، طبعہ اولی

[88] محمد بن محمد بن مختار، احکام الاجر احکام الطبیب والآثار المعتبرة بعلیہ، ص 124، ناشر: مکتبۃ الصحابة، طبعۃ ثانیۃ 1994

[89] صحیح بخاری، کتاب الطب، باب الجامدة من الشقیقہ والصادع، حدیث نمبر 5700

[90] صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب لکل داء دواء واستحباب التداوى، حدیث نمبر 2207

[91] صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب لکل داء دواء واستحباب التداوى، حدیث نمبر 2208

چنانچہ امام شاطئؒ نے بھی کہا ہے کہ کڑوی دوائی پلانا، درد و دانت کا نکالنا، شدید تکلیف وہ زخموں پر پیٹی کرنا اور ان جیسے کاموں میں مریض کی حفاظت کرنا اگرچہ ان کاموں میں مریض کو نقصان ہوتا لیکن چونکہ اس میں مریض کی اپنی مصلحت ہے اس لیے جائز ہے۔⁹²

متن الحجۃ:

اس تحقیق کے دوران جو متن الحجۃ سامنے آئے ہیں، ان میں سے چند ایک طور خلاصہ ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

1. علم طب کو جانتا، ادویہ کا مفید اور نقصان دہ ہونے کو پہنچانا فرض کفایہ ہے۔
2. جمہور علماء کے ہاں علاج معالجہ کرنا جائز ہے اور یہ توکل علی اللہ کے منافی نہیں ہے۔
3. ادویہ سازی کا کام کو مفید اور کامیاب بنانے کے ادویہ ساز میں مندرجہ ذیل شرط کا پایا جانا ضروری ہے:
 - علم طب پر عموماً اور ادویہ سازی کے بارے میں خاص طور پر معلومات رکھتا ہو۔
 - امانت اور سچائی کے ساتھ دوائی تیار کرے۔
 - ادویہ سازی کے بارے میں شرعی احکامات کا علم ہو۔
4. ادویہ کو مختلف مواد سے تیار کیا جاتا ہے: اگر مواد پاک اور اس کو کسی دوسرے مادے سے ملانے کے بعد وہ تبدیل نہ ہو تو اس کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر مواد حرام اور ناپاک ہو اور کسی دوسرے مادے سے تبدیل کرنے کے بعد بھی اس کا حکم تبدیل نہ ہو یا مادہ پاک ہو مگر کسی دوسری چیز سے ملانے کے بعد اس کا حکم حالت سے حرمت میں تبدیل ہو گیا ہے، تو اگر وہ شراب ہے تو پھر کسی بھی حالت میں اس سے علاج معالجہ کرنا در درست نہیں ہے۔ اور اگر شراب کے علاوہ کوئی نجس مواد ہے تو راجح قول کے مطابق اس سے ادویہ سازی اور علاج معالجہ کرنا جائز ہے؛ کیونکہ ایسی ادویہ سے علاج نہ کرنے کر جو نقصانا ہو سکتے ہیں وہ اسی ادویہ سے علاج کرنے پر نہیں ہوں گے، لہذا چھوٹے نقصان کو برداشت کر کے بڑے نقصان سے بچا جائے گا۔
5. استعمال سے مراد یہ ہے کہ کسی عین نجس چیز کو کسی دوسری نئی چیز میں تبدیل کرنا، جیسا کہ شراب کو سر کہ بنانا، اور نجس تبلی سے صابون بنانا وغیرہ۔
6. جمہور کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شراب اگر خود بخود سر کہ بن جائے تو سے نفع حاصل کرنا جائز ہے۔
7. شراب کے علاوہ نجس چیزوں کو استعمال کے ذریعے ان کی حرمت کے مادے کو ختم کر کے حالت میں تبدیل کر کے نفع حاصل کرنا جائز ہے، البتہ شراب کو سر کہ بنانا جائز نہیں اور نہ ہی پھر اس سے نفع حاصل کرنا جائز ہے۔
8. انسانی مصلحت کی غرض سے جانوروں کو زیادہ تکلیف سے بچا کر ان پر ادویہ کے مطلوبہ متن الحجۃ حاصل کرنے کی غرض سے تجریبات کیے جاسکتے ہیں۔

[92] الشاطئ، ابو سحاق ابراہیم بن موسی، المواقفات ج 2 ص 219، ناشر: دار عفان للنشر والتوزیع، طبع اولی 1417ھ

9. اسی طرح انسانی بدن پر ادویہ کے تجربات کیے جاسکتے ہیں جبکہ وہ ادویہ زیادہ نقصان دہ ہوں، بصورت دیگر انسانی بدن پر ادویہ کے تجربات کرنا شرعاً منع ہے۔
10. ادویہ ساز کمپنی اپنی اختراع میں تصرف کے حقوق کو محفوظ کر سکتی ہے جن کو اس کمپنی کی اجازت کے ساتھ فیں ادا کر کے لیا جاسکتا ہے۔
11. ادویہ ساز کمپنی اپنی کا ادویہ کے بارے میں معلومات فراہم کرنا یہ ان ادویہ میں موجود عیوب کی نشاندہی کرنے کے مترا دف ہے۔ چنانچہ خریدنے والا رضامندی سے ان کو خریدے گا جس سے اگر ان معلومات کی خلاف ورزی کرنے پر کوئی نقصان ہوا تو کمپنی ذمہ دار نہ ہو گی۔
12. ادویہ ساز کو چاہیے کہ حتی الوعستہ کو شش کرے کہ نقصان دہ دوائی بنانے سے پرہیز کرے۔ ہاں اگر اس سے ہونے والا نقصان مرض کے نقصان سے کم ہو تو اس کو تیار کیا جاسکتا ہے۔